بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-13 مدیر-نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، ماہ ہجرت 1387 ہجری شمسی، بمطابق-مئی 2008ء شمارہ نمبر 5

احکامِ خداوندی

اور ہم نے کہا اے آدم! تُو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو اور تم دونوں اس میں جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ مگر اس مخصوص درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

پس شیطان نے ان دونوں کو اس (درخت) کے معاملہ میں پُھسلا دیا پس اُس سے انہیں نکال دیا جس میں وہ پہلے تھے۔ اور ہم نے کہا تم نکل جاؤ (اس حال میں کہ) تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے اور تمھارے لئے (اس) زمین میں ایک عرصہ تک قیام اور استفادہ (مقدّر) ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۳۶۔۳۷۔ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نور ہے۔ (قشیریه باب التقویٰ صفحه ٥٦، بحواله حديقته الصالحين صفحه ٥٥٢)

مہدی آباد میں اسلام کی دعوت

مورخہ ۲۸ مارچ ۲۰۰۸ء کو جماعت احمدیہ مہدی آباد (ہمبرگ) نے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک دعوت کا انتظام کیا۔ شام چھ بجے ہال میں تمام مہمانوں کی تشریف آوری کے بعد مکرم شہاب الدین صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کے کلمات کہے اور محترم امیر صاحب، Schl-Mek وصدر صاحب مہدی آباد کو اسٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ریان صاحب نے کی۔ اس کا جرمن ترجمہ مکرم مِصبا الدین صاحب نے پڑھا۔

صدر جماعت مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے اپنے خطاب میں مساوات، امن وانصاف، کی تشریح اسلامی نقطہ نظر سے بیان کی۔

اس کے بعد مہمانوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ مہمانوں نے اسلام میں عورتوں کے حقوق، دہشت گردی، مذہب کے نام پر تشدد، وغیرہ پر سوالات کئے۔ جس کے مکرم صدر صاحب نے تسلّی بخش جوابات دئے۔

مہمانوں کو بک اسٹال سے استفادہ کرنے کی تحریک بھی کی گئی۔ آخر میں مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران اور بعد میں گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

(رپورٹ۔ شفیق احمد، سیکرٹری تبلیغ مہدی آباد)

لوکل امارت ہناؤ اور کوبلنز کے مابین تعلیم القرآن کا دلچسپ مقابلہ

مورخہ ۲۴ اپریل کو مسجد طاہر کوبلنز میں صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں تعلیم القرآن کا ایک دلچسپ مقابلہ لوکل امارت ہناؤ اور لوکل امارت کوبلنز کے درمیان ہوا۔ اس میں انصار، خدام واطفال نے حصہ لیا۔ مقابلے میں حصّہ لینے والے کو خلافت کے بارہ میں نو (۹) آیات سے کوئی ایک جو قرعہ کے ذریعہ اُس کے حصّہ میں آنی تھی، کی تلاوت کرنی تھی۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے منصف کے

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:- تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی۔ تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کُل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں بُرا جانتے ہیں۔ وہ بھی صحیفۂ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 33)

مجلس انصار اللہ جرمنی کے 28ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے سال مجلس انصار اللہ جرمنی کا 28واں سالانہ اجتماع مورخہ 2 تا 4 مئی (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) Dieburg 2008 میں اپنی تمام دینی روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔

مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے ماہِ جنوری میں مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب نائب صدر اوّل کو اجتماع کیلئے منتظم اعلیٰ مقرر کیا جنہوں نے فوری طور پر صدر صاحب کی منظوری سے 16 افراد پر مشتمل اجتماع بورڈ تشکیل دیا۔ اس کے بعد اجتماع کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

اجتماع کا آغاز جمعۃ المبارک کی ادائیگی سے ہوا۔ مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج نے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی زندگی کے ایمان افروز واقعات پڑھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کا Live خطبہ نائیجریا سے براہِ راست احباب جماعت نے سنا اور سکرین پر دیکھا۔ اس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب نے لوائے انصار اللہ جبکہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج نے لوائے جرمنی لہرایا۔

علمی مقابلہ جات:

امسال حُسنِ قرأت، نظم، تقریر، بیت بازی کے انتہائی دلچسپ مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات:

امسال ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال والی بال رسہ کشی اتھلیٹکس ایونٹس اور میوزیکل چیئرز کے انتہائی دلچسپ مقابلہ جات دیکھنے کو ملے جس میں کھلاڑیوں نے انتہائی نظم وضبط کا مظاہرہ کیا۔ اس اجتماع میں پہلی مرتبہ رِنگ کھیلنے کا انتہائی دلچسپ مقابلہ بھی دیکھنے کو ملا جس سے شائقین بہت لطف اندوز ہوئے۔

خصوصی اجلاس برائے خلافت جوبلی:

یہ اجلاس مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے خلافت احمدیہ کے دشمنوں کا انجام کے موضوع پر انتہائی ایمان افروز تقریر کی جس میں آپ نے خلافتِ احمدیہ کے دور میں دشمنانِ احمدیت کی مخالفت پر تفصیل سے روشنی ڈالی خاص طور پر آپ نے سورۃ البروج کی تشریح کرتے ہوئے ایک فوجی آمر کی لشکر کشی اور اس کو توبہ کا موقع ملنا لیکن توبہ قبول نہ کرنا اور پھر قرآنی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہونا، تفصیل سے بیان فرمایا۔

اس اجلاس کی دوسری اہم تقریر مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج کی تھی۔ آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت پر ایک پر معارف تقریر فرمائی۔

جرمن تبلیغی

باقی صفحہ ۲ پر

والدین سے حسن سلوک قسط دوئم

مبارک احمد تنویر
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ، جرمنی

والدین کی فرمانبرداری پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:
ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں سوال کیا کہ۔'' یا حضرت ! والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض کی ہے مگر میرے والدین حضور کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ سے سخت بیزار اور میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ جب میں حضور کی بیعت کے واسطے آنے کو تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم سے خط وکتابت بھی نہ کرنا اور اب ہم تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے اب اس فرض الٰہی کی تعمیل سے کس طرح سبکدوش ہوسکتا ہوں۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا۔'' قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گذاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔ (بنی اسرائیل:٢٦) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات پیش آگئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہوگئی تھی۔ بہر حال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقعہ ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدنظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہر حال خدا کا حق مقدم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو اور صحت نیت کا خیال رکھو۔'' (ملفوظات جلد پنجم ص:۴۵۰، مطبوعہ 2003)

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔'' پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنیؓ کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ موجود ہیں مگر ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گذاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویسؓ کو یا مسیحؑ کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویسؓ نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں۔ اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا، تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرے۔

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا، رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے، ورنہ اختیار ہے ۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول ص:۱۹۵، ۱۹۶، مطبوعہ 2003)

ماں باپ اپنی اولاد کے لئے کتنی تکالیف برداشت کرتے ہیں اور اولاد پر ان کے کیا کیا حقوق واجب ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔

'' ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کیا جائے تو بچے پیر دھو دھو کر پئیں۔ میں نے چودہ بچوں کا بلا واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریہ میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس قدر ان کی مدارت رکھو کہ اف کا لفظ منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ کہ ان کو جھڑ کو۔''
(حقائق الفرقان جلد دوم ص:۵۲۹)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

1۔ انسان کو جس قدر نقصان پہنچ سکتے ہیں قرآن مجید نے انہیں '' شر'' کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ '' شر'' کی متعدد اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
'' یہ بھی شر ہے کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہو جائیں۔ حالانکہ اگر کسی کے والدین ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا ۔ بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بچ سکتا ہے۔ لیکن ماں باپ کی رضامندی ایک خیر اور برکت ہے اور جب وہ ناراض ہو جائیں تو انسان ایک خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم ص:۳۷۵)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس مضمون کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ توحید کے خلاف کسی کی بات قابل قبول نہ ہو گی خواہ والدین ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اسی طرح خدا کے دین کے قبول کرنے کے بارہ میں بھی یہی تعلیم ہے چنانچہ سورۃ لقمان میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ اور فرمایا کہ دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک سلوک جاری رکھو۔ اور امور شرعیہ ومعروفہ میں اگر ان کا حکم خلل نہ ڈالتا ہو تو ہر امر میں ان کی اطاعت کرنی چاہئے اور ان سے حسن معاشرت سے ہی پیش آنا چاہئے۔ گو ان کی طرف سے کوئی ناجائز سختی بھی ہو جائے۔

2۔ اللہ نے اپنی توحید اور عبادت کے بعد والدین سے احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔'' اس کے بعد وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا کا حکم دے کر والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم بیان کیا ہے۔ کیونکہ والدین کا احسان خدا تعالیٰ کے احسان کا ظل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان حقیقی ہوتا ہے۔ اور باقی سب احسان ظلی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ والدین بھی اپنی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کے ایک رنگ میں مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے توحید کے ذکر کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر فرما دیا۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا سے یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کہ والدین سے سلوک بھی احسان کے معروف معنوں میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں احسان کا لفظ عام معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ایک اور معنی میں استعمال ہوا ہے۔ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ کسی امر کے بدلہ کے لئے بھی وہی لفظ استعمال کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ظلم کے بدلہ کا نام بھی ظلم رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس سے مراد ظلم نہیں ہوتا۔ اسی طرح احسان کرنے والے کے حق میں جب احسان کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے معنے بدلہ احسان کے ہوتے ہیں نہ کہ احسان کے۔ لیکن احسان کرنے والوں کے سوا دوسرے لوگوں کی نسبت اس لفظ کا استعمال اپنے معروف معنوں میں ہوتا ہے۔''
(تفسیر کبیر جلد دوم ص:٦)

ختم شُد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میں آخر فتحیاب ہوں گا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
'' میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہان تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحتِ اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے''۔
(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

بقیہ۔ اجتماع انصار اللہ

میٹنگ بر موقع اجتماع

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں مورخہ 03.05.2008 کو ایک جرمنی تبلیغی میٹنگ زیر صدارت نیشنل امیر صاحب منعقد ہوئی جس میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا تعارف مہمانان سے کروایا گیا۔ محترم نیشنل امیر صاحب نے جماعت میں نظامِ خلافت کا تعارف پیش کیا اور مہانوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔
مقامی اخبار نے اجتماع کی خبر تصویر کے ساتھ شائع کی۔
امسال 2500 انصار اجتماع میں شامل ہوئے۔
اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے اس مبارک سال کو ہم سب کیلئے بہت بابرکت فرمائے۔ ہمیں خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق بخشے اور خلافت احمدیہ کو تا قیامت قائم ودائم رکھے، آمین۔
(رپورٹ۔ شاہد محمود سیکرٹری اجتماع انصار اللہ)

بقیہ۔ مقابلہ تعلیم القرآن

فرائض ادا کئے۔ مقابلہ جات کے بعد مکرم امام صاحب اور خاکسار نے تلاوت میں ہونے والی غلطیوں کے بارہ میں بتایا۔ پھر تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ نماز کے بعد احباب نے راستے میں آنے والی مشہور سیر گاہوں
Deutsche Ecke جو دو دریاؤں کا سنگم ہے، اور
Lora Lei کی سیر کی۔
(رپورٹ۔ لمعات مرزا سیکرٹری تعلیم القرآن لوکل امرت ہناؤ)

ناصر باغ میں خلافت جوبلی VIP پروگرام کا انعقاد

مورخہ 06.04.2008 بروز اتوار لوکل امارت گروس گیراؤ کو جرمن غیر از جماعت احباب کے ساتھ خلافت جوبلی VIP پروگرام کے انعقاد کی توفیق ملی۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امورِ خارجہ مکرم رفیق احمد صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے اور پروگرام کے آغاز سے قبل تمام سامعین کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور چند ایک کا تعارف بھی کروایا جن میں CDU Herr Stefen Sauer Bürgermeister Groß-Gerau

Herr Heinz Peter Becker ,SPD Bürgermeister Walldorf Morfelden

Herr Thomas Will Erster Kreibeigeordenter Groß-Gerau

Her Ali Khodaverdian, Vorsitzender SPD Gross-Gerau

Herr Thomas Merkel POK (Polizei überKomissar) شامل ہیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو کہ مکرم افتخار احمد صاحب نے کی اور بعد میں اس کا جرمن ترجمہ مکرم ناصر واگس ہاؤزر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں ناصرات الاحمدیہ کے ایک گروپ نے خلافت کے موضوع پر مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا لکھا ہوا ایک جرمن ترانہ کورس کی صورت میں پیش کیا جسے تمام حاضرین نے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں مکرم رفیق احمد صاحب نیشنل سیکرٹری صاحب امورِ خارجہ نے اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد اور خلافت جوبلی کے انعقاد کی غرض و غائیت بیان فرمائی اور پھر گروس گیراؤ شہر کے برگا ماسٹر (میئر) Herr Stefan Sauer کو سامعین سے خطاب کرنے کی دعوت دی۔ گروس گیراؤ شہر کے برگا ماسٹر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کے پروگراموں کی تعریف کی اور بعض پروگراموں میں شہر کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کا بھی اچھے انداز میں ذکر کیا اور کہا کہ: ”مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اُس وقت کھانا کھانے کا موقع ملا جب میں برگا ماسٹر نہیں تھا اور جماعت کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ ناصر باغ میں ہوا کرتے تھے۔ اب جگہ کی کمی کی وجہ سے یہ اجتماعات Mannheim Maimarkt میں ہوتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے اپنی نیک خواہشات اور محبت کا اظہار بھی کیا۔

بعد ازاں مکرمی نیشنل امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور سامعین کو حضرت مسیحِ موعودؑ اور آپ کے خلفاء کا تعارف کروایا اور مختصراً سوانح بھی پیش فرمائی۔ نیز خلفاءِ احمدیت کے مختلف کارناموں اور ان کے دورِ خلافت میں ہونے والے نمایاں کاموں کا ذکر بھی کیا۔

ہال میں حضرت مسیحِ موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی بڑی بڑی تصاویر بھی نمایاں طور پر آویزاں کی گئی تھیں جن سے مہمانوں کو بھی معلوم ہو جاتا تھا کہ کس ہستی کے بارہ میں بات ہو رہی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر حاضرین کی مختلف قسم کے ایشین کھانوں، سویٹ ڈش، کافی، چائے، کیک اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ یک صد سے زائد مہمان تشریف لائے۔

(رپورٹ، سیّد اقبال احمد شاہ جنرل سیکرٹری لوکل امارت)

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف: کتاب کا نام: مصنف/ مرتب/ مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/ طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع

برائے رابطہ فون نمبرز: منصور احمد نور الدین: آفس: 0092476215953

بدر الزمان: 00923437735907 فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل: tahqeeq@gmail.com / tahqeeqj@yahoo.com

ayaz313@hotmail.com

ریسرچ سیل

بیت السبوح میں خلافت جوبلی VIP پروگرام کا انعقاد

مورخہ 13 اپریل 2008ء کو لوکل امارت فرنکفرٹ کے تحت بیت السبوح میں خلافت جوبلی سال کے VIP پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

تمام مہمان وقت پر تشریف لے آئے۔ پروگرام کو تلاوت قرآن پاک سے شروع کیا گیا جو مکرم سعید احمد گیسلر صاحب نے کی پھر جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اِسکے بعد ناصرات نے ہدایت اللہ ہبش صاحب کی خلافت پر جرمن نظم بہت پیارے انداز میں پڑھی جو سب کو بہت اچھی لگی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب نے مہمانوں کو تالیاں نہ بجانے کا فلسفہ بتایا۔ اور مہمانوں کو اس بات کی اجازت دی کہ اگر وہ تالیاں بجانا چاہیں تو اپنے طریق کے مطابق بجا سکتے ہیں۔ اِس کے بعد سیکرٹری امورِ خارجہ رفیق احمد صاحب نے بطور Moderator جماعت کا تعارف کرایا، جماعت کی تاریخ بتائی، اِسی طرح جماعت کی سرگرمیوں کے بارہ میں بتایا اور جماعت کی اہم شخصیات جس میں سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ، ایم ایم احمد صاحب، پروفیسر ڈاکٹر عبد السّلام صاحب کا ذکر کر کے یہ بھی بتایا کہ ہمارے احمدی بچے اور بچیاں کتنی تعداد میں یونیورسٹیوں میں اِس وقت زیرِ تعلیم ہیں۔ آپ نے کہا کہ جرمنی بھر میں 30 ہزار احمدی ہیں اور فرینکفرٹ میں 1700 احمدی افراد ہیں اور اکثریت کے پاس جرمن شہریت ہے یہ سارے پُر امن لوگ ہیں اور اپنی جماعت خلیفہ وقت اور اِسلام سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

پھر مہمانوں نے باری باری خطاب کیا۔

مہمانِ خصوصی جناب Gerke نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب بچیاں نظم پڑھ رہیں تھیں تو میں نظم اور اس کی سُر میں کھو گیا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ان کو کس طرح داد دوں، کاش مجھے پہلے تالیاں بجانے کی اجازت کا علم ہوتا۔

صوبائی اسمبلی کے ممبر جناب Lukzel نے اپنی تقریر کا آغاز اسلام علیکم سے کیا۔ آپ نے حاضرین کو اپنی نیک خواہشات کا تحفہ پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ احمدیہ جماعت جرمنی کی دوسری بڑی جماعت ہے۔ سب سے پرانی مسجد انہوں نے ہی تعمیر کی اور کبھی گڑبڑ نہیں کی، اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہو۔

Herr Norbert Wagner نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں نے جو آپ کی مدد اسائلم میں کی ہے یہ میرا فرض اور میرا پیشہ تھا۔ SPD سیاسی پارٹی کے ممبر اسمبلی H.Grgoman نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں آپ کو حکومت کی طرف سے فرنکفرٹ میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ انسانوں کی بلا تفریق مذہب، رنگ، علاقہ عزت کرنی چاہیے۔ آپس میں انسانوں کو امن سے رہنا چاہیے۔ سیکرٹری صاحب نے نیشنل امیر صاحب کا تعارف کرایا اور بتایا کہ آپ کا کس طرح جماعت سے تعارف ہوا اور کیسے احمدی ہوئے اور کِس طرح امیرِ مُلک بنے اور کِتنی بار اَمیرِ مُلک مُنتخب ہوئے ہیں۔

پھر امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔

تشہد کے بعد اُنہوں نے نظامِ جماعت کا تعارف کرایا اور خلافت کی تاریخ بیان فرمائی جس میں مختصراً ہر خلیفہ کا ذکر کیا۔ حضرت حافظ مولوی حکیم نور الدینؓ خلیفۃ المسیح اوّل کے ذکر میں بتایا کہ انہوں نے ملکہ سے جمعہ کے دن نماز کے لئے دو گھنٹے کی چھٹی منظور کروا کر دی تھی۔

آپ نے حاضرین کو بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز آج حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ کی حیثیت سے آپؑ کے مشن کو پورا کر رہے ہیں۔ نیز آپ کی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ مذہب کی تاریخ میں جو ظلم دوسرے مذاہب نے کئے ہیں ہمیں انہیں دہرانا نہیں چاہیے۔ اگر دل صاف نہیں تو انسانوں سے ہمدردی کیسے ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ غربت، جہالت، ناانصافی اور معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔

Neu Presse اخبار کی ایک خاتون اور ایک کیمرہ مین بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے اس پروگرام کی خبر فوٹو کے ساتھ شائع کی۔ ایم ٹی اے نے پوری کوریج دی اور نیشنل فوٹو گرافر صاحب نے فوٹو بھی لئے۔

آخر میں امیر صاحب نے اپنے خاص مہمانوں کو تحفے کے طور پر خلافت جوبلی شیلڈ سب کو پیش کی۔ سیکرٹری امورِ خارجہ صاحب نے آخر میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ اِس دوران ایم ٹی اے نے چند ایک مہمانوں کے انٹرویو کیے۔ اِس پروگرام میں مربیانِ سلسلہ بھی موجود تھے۔ کھانے کی میز پر سوال و جواب اور اپنے اپنے تاثرات بیان کرنے کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ اِس کے بعد کافی چائے بھی رکھی گئی تھی جس سے مہمان محظوظ ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق 70 مہمان آئے تھے جس میں دو قومی اسمبلی کے اور دو صوبائی اسمبلی کے ممبران Stadt Rat سے ایک خاتون، پروفیسرز اور ڈاکٹرز وغیرہ شامل تھے۔

Gäste Buch رکھی گئی تھی جس میں مہمانوں نے اپنے ریمارکس دئے ہیں۔ گریس ہائم کے صدر ملک مطہر احمد صاحب نے بتایا کہ اُن کے پانچ مہمان تھے جن میں فرینکفرٹ ایس پی ڈی پارٹی کے منتظم اعلیٰ بھی تھے۔ انہوں نے صدر صاحب کو بتایا کہ اُنہوں نے بہت سارے مسلمان اور اُن کے پروگرام دیکھے ہیں لیکن جہاں تم نے مجھے بھیجا ہے وُہ بالکل مختلف قسم کے مسلمان ہیں بہت اچھے لوگ ہیں۔

(رپورٹ، مبارک احمد جاوید جنرل سیکریٹری لوکل امارت فرینکفرٹ)

Vol. 13 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 5
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

اطاعت کے معانی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''پھر یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ لفظ اَلطَّاعَۃُ کے معنی محض فرمانبرداری نہیں بلکہ ایسی فرمانبرداری کے ہیں جو بشاشتِ قلب کے ساتھ کی جائے اور اس میں نفس کی مرضی اور پسندیدگی بھی پائی جاتی ہو... طَوْعٌ کے مقابل پر کَرْہٌ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جس کے معنے ہیں: مَا اَکْرَھْتَ نَفْسَکَ عَلَیْہِ (اقرب) کہ انسان کوئی کام دل سے نہیں کرنا چاہتا بلکہ بیرونی دباؤ کی وجہ سے اسے سرانجام دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ ایسے کام میں بشاشت پیدا نہ ہوگی...... الغرض اَلطَّاعَۃُ کے معنی وضع لغت کے لحاظ سے خالی فرمانبرداری کے نہیں بلکہ اس فرمانبرداری کے ہیں جو پسندیدگی اور خوشی سے ہو نہ کہ جبر اور اکراہ سے....... پس اطاعت کے اس مفہوم کے لحاظ سے لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ کے معنی یہ ہوں گے کہ اے منکرو تمہارا اطاعت کا مفہوم اَور ہے اور میرا اَور ہے یعنی تم صرف ظاہری آداب بجالانے کو اطاعت سمجھ رہے ہو اور میں اطاعت صرف اسے کہتا ہوں کہ بشاشتِ قلب سے اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے جائیں اور ان کو بجالاتے ہوئے انسان کو لذت اور سرور محسوس ہو۔''

(تفسیر کبیر جلد 10۔ صفحہ 441-442)

احقرالنّاس کی بِگڑی کو بنانے والے

ہو دُرود آپ پر افلاک سے آنے والے
اپنی اُمّت کو ہلاکت سے بچانے والے

آ گیا ہم کو یقیں مہدیٔ معہود ہے تُو
اے میرے راہِ ہدایت کے دکھانے والے

صُور پُھونکا گیا عالم میں مسیحا تُو ہے
دمِ اعجاز سے مُردوں کو جِلانے والے

ابنِ مریم سے نہ جو ہونا تھا وُہ تُو نے کیا
احمدی شان کو عالم میں بڑھانے والے

تُو نے بتلایا محمدؐ ہی ہے اِک زندہ نبی
اے الوہیّتِ عیسیٰ کو مِٹانے والے

تُو نے اعجازِ نبی از سرِ نَو زندہ کِیا
افصحِ عجم و عرب بن کے دِکھانے والے

تیرے چہرے سے برستے ہیں پیاپے انوار
ہُو بَہُو شکلِ مسیحا نظر آنے والے

اپنے ہاتھوں سے تجھے حق نے معطّر ہے کیا
باغ توحید کا دُنیا میں لگانے والے

ہم کو بے دار نہ ہونے دیا۔ بیدار کیا
خوابِ غفلت سے ہمیں آ کے جگانے والے

آفریں کہتا ہے ہمّت پہ تری کُل عالم
غمِ اُمّت کو اکیلے ہی اُٹھانے والے

ایک حق کے لئے سب کو ہے بنایا دُشمن
آفریں کر رہے ہیں سارے زمانے والے

جم گیا سِکّہ ترا اے میرے سلطان قلم
فاتح ملکِ سخن نام رکھانے والے

گرم جوشی سے تری آریہ۔ عیسائی۔ سِکھ
پڑ گئے ٹھنڈے سبھی جوش دکھانے والے

جب کہ ہیں ختم رسل سرورِ عالم مانے
پھر کہاں عیسیٰ ہوئے آنے والے

خاک میں کرتے ہیں وُہ اپنے نبی کو مدفون
چرخ پر حضرت عیسیٰ کو چڑھانے والے

تُو نے سمجھایا توفّی کے معنے ''مرنا''
شاہد آیات و احادیث کو لانے والے

دابۃ الارض ہی طاعون ہے بس فیصلہ کن
ٹھیک فرماتے ہیں یہ معنے سمجھانے والے

ہاں خدا کے لئے اکملؔ کو دُعائیں دینا
احقرالنّاس کی بِگڑی کو بنانے والے

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؓ

جرمنی کے ذرائع ابلاغ کے حوالہ سے خبریں

مذہبی رجحان میں اضافہ

جرمنی میں مذہبی رجحانات کے بارہ میں متضاد بیانات اور خبریں گردش کر رہی ہیں۔ بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے شہری مذہب میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ لیکن جرمنی کے سب سے بڑے اشاعتی ادارے Bertelsmann نے حال ہی میں ایک سروے کیا ہے جس کے مطابق ستّر 70 فیصد شہری اپنے آپ کو مذہبی قرار دیتے ہیں۔

وہ لوگ جو جرمنی میں مذہب کو قصۂ پارینہ قرار دیتے ہیں یہ جائزہ ان کی تردید کرتا ہے۔

بعض لوگوں نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا ہے کہ یورپ میں مذہب کا اثر بڑھنے سے سیکولرزم کا نظام کمزور پڑ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اٹلی کی مثال دی جاتی ہے۔ وہاں کے کیتھولک چرچ نے زور و شور سے وزیر اعظم Prodi کی حکومت کے خلاف محاذ آرائی کی اور اسکی ناکامی میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح فرانس کے صدر سارکوزی Sarkozy نے بھی ایسے بیان دئے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ فرانس میں رائج مذہب و سیاست میں دوری کو کسی حد تک کم کرنے کے حق میں ہیں۔ یعنی سیاست پر مذہب کے اثر کو کسی حد تک قبول کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

''جہاد'' کی ترغیب

جرمن قومیت کے حامل ایک نومسلم نے حال ہی میں انٹرنیٹ میں ایک ویڈیو جاری کی ہے جس کا ایک حصّہ جرمن زبان میں ہے۔ اس نے اپنے ہم خیال لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی ہے۔ 20 سالہ نوجوان جس کا نام Eric B بتایا جاتا ہے، کا تعلق صوبہ سارلینڈ Saarland سے ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس وقت افغانستان میں ہے۔ اس کی تلاش جاری ہے۔

بین الثقافتی سال

یورپ میں اس سال کو بین الثقافتی سال کے طور پر (Inter.cultural Dialogue) منایا جا رہا ہے جرمنی کی مشہور یونیورسٹی Göttingen میں اس سلسلہ میں مختلف لیکچر دئے جائیں گے۔ پہلا لیکچر گوئٹے انسٹیٹیوٹ کی سابق صدر Mrs Jutta Limbach نے دیا۔ محترمہ نے کہا کہ جب مختلف ثقافتیں مل کر رہیں تو اس میں دشواریاں ہوتی ہیں۔ لیکن مشترکہ قدروں کو تلاش کرنا چاہئے۔ ان سے فاصلوں کو مٹانے میں مدد مل سکتی ہے۔ انہوں نے تین عالمی مذاہب اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان سب کو ابراہیمی مذہب کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ سب مذہب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سیمینار

ویٹی کن میں شیعہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ''بین المذاہب'' سیمینار کا انعقاد ہوا جس کا موضوع ''عقل اور عقیدہ'' تھا۔ یہ اس نوعیت کا چھٹا سیمینار تھا۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں Islamic Culture and Relations Organization نامی ادارہ کو مدعو کیا گیا تھا جس کا دفتر تہران میں ہے۔ ادارے کے صدر ڈاکٹر مہدی مصطفوی مختلف اجلاسوں کی صدارت کرتے رہے۔ آخر میں ایک قرارداد شائع ہوئی جس میں فریقین کا مندرجہ ذیل نکات پر اتفاق رائے ہوا:

۱۔ دین (Faith) اور عقل (Rationality) دونوں خداتعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے تحفہ ہیں۔

۲۔ دین اور عقل میں تضاد نہیں، تاہم بعض اوقات دین عقل سے بالا ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی عقل کے مخالف نہیں ہوتا۔

۳۔ دین اور عقل ہر دو اپنی ذات میں تشدد (Violence) سے مبرّا ہیں۔ عقل نہ ہی دین کو تشدد کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔ افسوس کہ دونوں کا تشدد کے لئے غلط استعمال ہوتا رہا ہے۔ لیکن ایسے واقعات عقل اور دین پر شک کا باعث نہیں بن سکتے۔

۴۔ فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ تعاون جاری رکھا جائے تا کہ حقیقی دین داری اور حقیقی روحانیت کو فروغ ملے نیز مذہبی علامتوں و نشانات جو کہ مقدس سمجھے جاتے ہیں کے اکرام کی حوصلہ افزائی ہو اور اخلاقی اقدار کو فروغ حاصل ہو۔

۵۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کو صرف رواداری پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر باہمی فرق کو تسلیم کرنا چاہئے۔ مشترکہ اقدار کے لئے خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ دونوں کو باہمی احترام کی تحریک کی جاتی ہے اور مذہبی عقائد کی ہتک کی مذمت کی جاتی ہے۔

٦۔ جب مذاہب کی بات ہو تو عمومی فیصلوں Generalization سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ عیسائیت اور اسلام میں مختلف فرقوں کے درمیان جو فرق ہے، اسی طرح تاریخی حالات کے مختلف النوع پہلو، یہ اہم حقائق ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

۷۔ مذہبی روایات کے بارہ میں صرف ایک دو آیات یا عبارتوں کی بنیاد پر جو مذاہب کی کتب میں درج ہیں، فیصلہ نہیں کر دینا چاہئے۔ ایک دوسرے کے بارہ میں منصفانہ رائے قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مقدس کتب کو من حیث المجموعی دیکھا جائے۔ اسی طرح تفسیر کے لئے ایک مناسب طریق (Hermeneutics) کو بروئے کار لایا جائے۔

سیمینار میں شامل افراد نے گفتگو کے معیار پر اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ کی اگلی میٹنگ ایران میں ہوگی۔

☆ ☆ ☆

شادی مبارک اور درخواستِ دُعا

مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کے بیٹے مکرم بلال احمد صاحب کی شادی، مکرمہ وجیہہ داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب آف مردان حال کھاریاں کے ساتھ مورخہ 8 مارچ 2008ء کو سٹٹگارٹ Stuttgart شہر میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ وجیہہ داؤد صاحبہ چند روز قبل ہی پاکستان سے یہاں اپنی خالہ کے ہاں پہنچی تھیں۔ اس سے پہلے مورخہ 20 اکتوبر 2006ء کو نکاح کا اعلان مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد کھاریاں میں کیا تھا۔

مورخہ 9 مارچ 2008ء کو بیت السبوح فرنکفرٹ جرمنی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں جرمنی بھر سے کثیر تعداد میں مہمان مدعو تھے۔ اس موقع پر نیشنل امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا کروائی۔

تمام احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔